Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ /

منگل

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر:۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۔ ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۳ فروری ۱۹۵۴ء نمبر ۴۳

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۲۲ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۱۷ فروری "طبیعت خراب ہی ہے اور سر درد اور بخار بھی ہے۔ ۱۹ فروری طبیعت خراب ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے التزام سے دعا فرمائیں

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود کا انعقاد

پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

کراچی ۲۲ فروری۔ مورخہ ۲۰ فروری ہفتہ کے روز جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام احمدیہ ہال میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ جلسے میں مکرم بابو اللہ داد صاحب مکرم عبد الحمید صاحب مکرم صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میاں غلام محمد صاحب اختر اور محترم صاحب صدر نے مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے پس منظر اس کے الہامی الفاظ اور دیگر پہلوؤں پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ پیشگوئی صداقت اسلام کا ایک ایسا زبردست نشان ہے کہ جس کے ساتھ دنیا میں اسلام کی تکمیل اشاعت کا عظیم الشان کام وابستہ ہے اور ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ جنہوں نے اس پیشگوئی کو پورے ہوتے دیکھا ہے۔ اور آج کے دم تک ہر دور اس کے مختلف پہلوؤں کو نئے نئے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جملہ مقررین نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یہ پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت و مقدس وجود میں لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عظیم کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مکرم بابو اللہ داد صاحب نے اپنی تقریر میں ان مخالف حالات کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد کہ جن میں سے گزر کر جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر قیادت جادۂ ترقی پر گامزن ہوئی اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہو گیا وزیر اعلیٰ جمعہ کو بجٹ پیش کریں گے

ترقیاتی منصوبوں کے لئے مالگزاری میں ۲ فی روپیہ اضافہ کرنے کی تجویز پر غور و خوض

لاہور ۲۲ فروری۔ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن آج شروع ہو گیا۔ پروگرام کے مطابق جمعہ کے روز صوبہ کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون جو وزیر خزانہ بھی ہیں بجٹ پیش کریں گے۔ آج اسمبلی نے ترقیاتی فنڈ میں اضافہ کرنے کے بل پر غور کیا۔ یہ بل صوبہ کے وزیر مال مظفر علی قزلباش نے پیش کیا ہے۔ بل میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مالگزاری میں فی روپیہ ۲ کا اضافہ کر دیا جائے۔ تاکہ ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں انہیں دور کیا جا سکے۔

ایران کے عام انتخابات میں ڈاکٹر مصدق کی پارٹی کو مکمل شکست

ایران کے مذہبی و سیاسی راہنما کاشانی کو حکومت ایران کی دھمکی

تہران ۲۱ فروری۔ آج ایرانی سینٹ کے انتخابات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کی پارٹی کو مکمل شکست ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر مصدق جو ان دنوں جیل میں ہیں اور فوجی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کا انتظار کر رہے ہیں۔ خود بھی انتخابات میں امیدوار تھے۔ مگر وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ کامیاب ہونے والے سینٹ کے تمام ممبر شاہ پسند ہیں۔ ان میں سے ایک حسین تاج زادہ ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۳۳ء میں اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے ساتھ تیل کا معاہدہ کیا تھا۔ جسے ڈاکٹر مصدق کی حکومت نے ختم کر دیا۔ اور تیل کو قومی ملکیت بنا لیا گیا۔ حکومت کے ایک ترجمان نے آج ایک بیان میں ایران کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا علامہ کاشانی کو حکومت کا دشمن قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت کاشانی جیسے لوگوں کا سیاسی کاروبار بند کر دے گی۔ ترجمان نے کہا کہ علامہ کاشانی جیسے لوگوں کی ذہنیت شکست خوردہ ہے۔ اور وہ موجودہ حکومت کی ہر کارروائی کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ نیا دی حکومت کے ترجمان جنرل عباس نے کہا کہ کاشانی اپنے ارادوں میں ناکام ہونے کے بعد اب حکومت کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ اور وہ ملک کے غداروں کی سی حرکتیں کر رہے ہیں۔ جنرل عباس نے کہا کہ جب ڈاکٹر مصدق کے دور حکومت میں ایرانی عوام کو قتل کیا جا رہا تھا۔ ملک میں کسی کو آزادی نہیں تھی۔ آئین کو ختم کر دیا گیا تھا۔ تو اس وقت تو کاشانی خاموش تھے۔ مگر جب آج ملک میں امن ہے تو کاشانی حکومت کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔

برما کے وزیر خارجہ کراچی پہنچ گئے

ترکی اور پاکستان کے معاہدے پر تبصرہ کرنے سے انکار

کراچی ۲۲ فروری۔ برمی وزیر خارجہ ساؤ ہن ہکیو کل سہ پہر نئی دہلی سے تین روز قیام کے لئے کراچی پہنچے۔ وہ حکومت پاکستان کے مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔ اور گورنر جنرل وزیر اعظم۔ وزیر خارجہ و دیگر اعلیٰ افسروں سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے ہوائی مستقر پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ برما کے پاکستان سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور وہ پاکستان آکر خوش ہوئے ہیں۔ انہوں نے ترکی و پاکستان کے حالیہ سمجھوتے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اور کہا کہ میں نے ابھی اس کی تفصیلات نہیں پڑھی ہیں۔

قبائلی علاقے میں یوم تشکر منایا جائیگا

پشاور ۲۱ فروری۔ پاکستان اور ترکی کے درمیان باہمی تعاون اور دوستی کا جو معاہدہ ہوا ہے۔ قبائلی علاقے میں اس کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ آئندہ جمعہ کو قبائلی یوم تشکر منائیں گے۔ اور تمام مساجد میں اس سمجھوتے کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی جائیں گی۔

آسٹریلیا میں خوفناک طوفان ۱۵ ہلاک

سڈنی ۲۳ فروری۔ کوئنز لینڈ اور نیو ساؤتھ ویلز کے ساحلی علاقوں میں آج خوفناک طوفان آنے سے پندرہ افراد ہلاک اور تقریباً ایک ہزار بے گھر ہو گئے۔ ایک ہفتہ قبل برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے ان علاقوں کا دورہ کیا تھا۔

نیروبی میں ۴۷ افریقی ہلاک کر دیئے گئے

نیروبی ۲۲ فروری۔ کل نیروبی کے فورٹ ہال ایریا میں برطانوی فوج نے ماؤ ماؤ تحریک کے ۲۷ حامیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس ہفتہ میں ۴۷ افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

کھلنا میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی

کھلنا ۲۱ فروری۔ دولت پور کالج کے طلباء نے کل بھی ہڑتال کی اور آج بھی وہ اپنی کلاسوں میں نہیں گئے۔ آج تمام جماعتوں کی لسانی کمیٹی نے شہر میں ہڑتال کرائی۔ شہر میں قیام امن کے لئے زبردست احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴

برما کے وزیر خارجہ کی وزیر اعظم سے ملاقات

کراچی ۲۲ فروری۔ برما کے وزیر خارجہ جو تین روزہ دورہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہیں آج وزیر اعظم محمد علی سے ملے۔ بعد ازاں آپ نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کی۔

مصر اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۲۲ فروری۔ مصر عنقریب روس اور رومانیہ کے ساتھ ایک تجارتی معاہدے پر دستخط کرنے والا ہے۔ جس کے تحت روئی کے عوض روس اور رومانیہ سے پٹرولیم اور اس سے بنی ہوئی اشیاء درآمد کرے گا۔ کل ۴۰ لاکھ مصری پونڈ کی مالیت کے سامان کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ روس نے عام مارکیٹ نرخ سے سولہ فی صدی کم پر مال سپلائی کرنا منظور کر لیا ہے۔

۱۳ کروڑ ۹۱ لاکھ کا خسارہ

لکھنؤ ۲۲ فروری۔ یوپی کی مجلس قانون ساز میں صوبائی وزیر خزانہ حافظ محمد ابراہیم نے حال ہی میں جو نیا بجٹ پیش کیا ہے اس میں ۱۳ کروڑ ۹۱ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

لنکا کے گورنر جنرل کی اہلیہ انتقال کر گئیں

لندن ۲۱ فروری۔ لنکا کے گورنر جنرل لارڈ سولبری کی اہلیہ کل ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ ۱۹۵۰ فروری کو کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی تھیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۳ر تبلیغ ۱۳۳۱ھش

چین میں اسلام کس طرح پھیلا

مندرجہ بالا عنوان کے تحت کراچی کے ایک سہ روزہ معاصر نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں چین میں اسلام کے پھیلنے کی تاریخ مختصراً بیان کی گئی ہے۔ ان حالات کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مخالفین اسلام پر جو یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنی کامیابی کے لئے تلوار کا مرہون ہے کتنا غلط ہے۔ ہم یہ مفید مضمون "المصلح" میں شائع کر رہے ہیں۔ فی الحال یہاں صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ چین میں اسلام کے پھیلاؤ کی تاریخ پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نہ صرف تلوار کا مرہون نہیں ہے بلکہ یہ ایک علمی دین ہے۔ اور اس میں ایسی ذاتی دلموہ لینے والی خوبیاں ہیں کہ امن کی فضا ہی اس کے لئے نہایت سازگار ہے۔ اور اگر مسلمان تبلیغ کے فریضہ کو چھوڑ نہ دیتے۔ تو آج تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ چنانچہ مضمون نگار لکھتا ہے۔

" اسی زمانہ میں چین میں مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو دیکھ کر ایک روسی پروفیسر" وزیلف "نے لکھا تھا۔ اب کوئی دن جاتے ہیں کہ سارا چین مسلمان ہو جائے گا۔ اور پھر جبرالٹر سے چین تک یہ اسلامی رَو اٹھ کر یورپ اور عیسوی تہذیب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گی۔ یہ پیشین گوئی کسی حد تک صحیح ثابت ہوئی۔ اور اس بارے میں کچھ کہنے کا موقعہ نہیں۔ یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ اسلامی سیلاب ملک چین میں کس طرح پھیلا۔"

اس کے بعد مضمون نگار نے چین میں اسلام کے آغاز کے حالات اس طرح بیان کئے ہیں۔

" ہمارے پڑوسی ملک ملک چین پر جہاں آج سرخ انقلاب کا تسلط ہے وہاں عرب کے صحرانشین بھی پہونچے تھے۔ اور انہوں نے اپنے قول و فعل سے اسلام کی ایسی حیات بخش تصویر پیش کی۔ کہ وہ اہل چین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ ۶۲۸ء کا زمانہ ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامی جھگڑوں اور قضیوں سے ایک گونہ سکون نصیب ہوا۔ اور جب عرب کا جزیرہ نما اسلام کے نور سے منور ہو گیا۔ تو اس وقت آپ نے تمام بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس اپنے سفیر بھیجے۔ اور ان کے ذریعہ اسلام کی دعوت پہونچائی۔ چنانچہ اسی زمانہ میں وہاب بن کبشہ جنکا تعلق حضرت آمنہ کے خاندان بنو زہرہ سے تھا۔ حضرت وہاب بذریعہ سمندر "کانٹن" میں داخل ہوئے۔ اور پھر "شیان" میں شہنشاہ کے پاس پیغام پہونچایا۔ شہنشاہ وقت نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور دین اسلام کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی عطا کر دی۔ اس کے علاوہ اس بات کی بھی اجازت دے دی۔ کہ وہ مسجد کی تعمیر کر سکتے ہیں۔ چینی حضرت وہاب کو سیدو واکس بابا کے نام سے پکارتے ہیں۔ چنانچہ مختلف کتابوں میں ان کا یہی نام موجود ہے۔

۶۳۲ء میں حضرت وہاب خاقان چین کا پیغام لے کر عرب واپس ہوئے لیکن جب عرب کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ تب ان کو اس بات کا علم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے ہیں۔ کچھ عرصہ عرب میں قیام کرنے کے بعد حضرت وہاب ۳۰ مسلمانوں اور ایک قرآن شریف کے نسخہ کے ساتھ دوبارہ چین روانہ ہوئے۔ اور وہاں پھر زور شور سے تبلیغ شروع کر دی۔ حضرت وہاب زیادہ عرصہ تک بقید حیات نہ رہ سکے۔ چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ بعد کانٹن میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔ حضرت وہاب اگرچہ انتقال کر چکے تھے۔ مگر ان کا بویا ہوا بیج ایک تناور درخت میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اسلام کی سچی اور پاکیزہ تعلیم نے چینیوں کی ذہنیت اور دل پر اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ حکومت نے خود اپنے خرچہ سے کانٹن میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ اس کا مینارہ ۱۶۰ فٹ بلند تھا اور اس کا نام "مسجد یادگار محمد رسول اللہ" رکھا گیا۔"

چین میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا مختصر حال بیان کرنے کے بعد آخر میں مضمون نگار "درس عبرت" کی ضمنی سرخی کے تحت لکھتے ہیں۔

" چین میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی یہ مختصر سی داستان ہے۔ جس میں سوچنے والوں کے لئے درس عبرت ہے۔ حضرت وہاب بن ابی کبشہ نے صرف ۳۰ افراد کی جمعیت کے ساتھ اسلام کے قدم چین میں جما دیئے۔ اور اسلامی تعلیمات کو برق رفتاری کے ساتھ پھیلا دیا۔ اور آج چین میں کروڑوں مسلمان بستے ہیں۔"

(مقاصد کراچی ۲۰ر فروری ۱۹۵۲ء)

یہ چین کے متعلق ہے جہاں براہ راست مسلمان بادشاہوں نے بڑھ کر حملے نہیں کئے۔ اور ملک کو تلوار سے فتح نہیں کیا۔ یہ ایک واضح مثال اس امر کی ہے کہ اسلام اپنی ذاتی خوبیاں رکھتا ہے۔ اور اسے تلوار کی مدد کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر ہم ان ملکوں کی تاریخ کا بھی غور سے مطالعہ کریں جو مسلمان بادشاہوں نے تلوار سے فتح کئے۔ تو ہمیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ ایسے ممالک میں بھی اسلام کو پھیلانے کا سہرا در اصل ان عباد اللہ کے سر پر ہے۔ جو بادشاہ نہیں تھے۔ بلکہ جنہوں نے اپنے اسلامی کردار اور اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے دلوں کو فتح کیا۔ اور بادشاہ بجائے ممد و معاون ہونے کے تبلیغ اسلام کے راستہ میں ایک قسم کی روک بنے رہے۔

برصغیر ہند کی ہی مثال لے لیجئے یہاں اسلام کس نے پھیلایا؟ یہ کام مسلمان فاتحین نے نہیں بلکہ ان درویشوں نے کیا۔ جنہوں نے اپنا گھر بار چھوڑ چھاڑ کر وقتاً فوقتاً یہاں داخل ہوئے اور ملک کے طول و عرض میں اسلام کی شعاعیں پھیلاتے رہے۔ بے شک بعض مسلمان حکمران جنہوں نے یہاں حکمرانی کی اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ مگر اکثر پر سیاسی فتوحات کا شوق غالب تھا۔ اور وہ صرف ملک گیری کی ہوس میں گرفتار رہے۔ انہیں اپنی جاہ و حشمت کے حصول کے جھگڑوں سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی۔ اور اس طرح انہوں نے در اصل یہاں کے باشندوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا کر دیں۔ اور وہ اس کام میں الٹا روک بن گئے۔ جو مثلاً حضرت علی ہجویری اور حضرت معین الدین چشتی وغیرہم جیسے بندگان حق نے یہاں شروع کیا۔ اور کافی حد تک اس میں کامیابی حاصل کی۔ اس پر دوسرے ایسے ممالک کا بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جہاں مسلمانوں نے حکمرانیاں کی ہیں۔ اسلامی تاریخ کا یہ ایک نہایت ضروری ورق ہے۔ جس کو دنیا کے سامنے پیش کرنا مسلمان تاریخ دانوں کا فرض ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جیسا کہ مضمون نگار نے آخر میں فرمایا ہے۔ ہم چین میں اسلامی نفوذ کی تاریخ سے آج بھی اگر چاہیں تو عظیم سبق حاصل کر سکتے ہیں اور جو کام ان باہمت درویشوں نے کیا تھا۔ اور جس کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسکو پھر سے آغاز کر سکتے ہیں۔ اگر تمام اسلامی ممالک کے علماء بجائے ملکی سیاست میں الجھنیں پیدا کرنے کے ایسے ممالک میں جہاں چین کے حکمران کی طرح لوگ ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر نکل پڑیں۔ تو آج بھی وہ معجزہ ہو سکتا ہے جو چین میں حضرت وہاب بن کبشہ نے دکھایا تھا۔ آج دنیا اسلام کے لئے آغوش وا ہے۔ مگر وہ جن کے پاس یہ خدا تعالیٰ کی امانت ہونی چاہیئے ان کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے ہی ملک میں اسلام کے نام پر اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور اپنے ہی بھائیوں پر پل پڑنے کے لئے آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں۔ یہ ملال کہ ملکوں کی زمام حکومت متقی ہاتھوں میں نہیں۔ مگر کیا حضرت علی ہجویریؒ اور خواجہ اجمیریؒ نے اور دوسرے درویشوں کے عہد میں ان ملکوں کی زمام حکومت جہاں سے وہ ہجرت کر کے تبلیغ اسلام کے لئے نکلے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

صداقت کا پرچم اڑاتا ہوا چل

صداقت کا پرچم اڑاتا ہوا چل
محبت کا ڈنکا بجاتا ہوا چل

خیالات روشن مقدس ارادے
توکل کی دولت لٹاتا ہوا چل

دلوں کی زمیں میں محبت سے اپنی
نقوش وفا کو جماتا ہوا چل

عمل کی ضیاء فکر کی روشنی سے
چراغ یقیں کو جلاتا ہوا چل

مصائب کی پرخوف راہوں سے مت ڈر
حوادث سے نور آزماتا ہوا چل

زمانے کے جور و ستم سے نہ گھبرا
زمانے کا ہر غم اٹھاتا ہوا چل

چھپا زخم دل فیض پی آنسوؤں کو
یہ ہے مصلحت مسکراتا ہوا چل

فیض جھنگوی

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے علم الکلام کی مقبولیت

(از مکرم محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی)

تعارف:۔ آج کل ایک کتاب جس کا نام "کتاب الاسلام" ہے۔ میرے زیر مطالعہ ہے۔ جس کو مولانا سید نذیر الحق صاحب میرٹھی نے تالیف فرمایا ہے۔ اس کی ضخامت ۱۱۷۶ صفحات ہے۔ سرورق پر تحریر ہے۔ کہ "مذہبی تعلیم کا وہ نادر الوجود ذخیرہ جس کی نظیر آج تک کسی زبان میں موجود نہیں ہے۔" چونکہ میرے پاس اس کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ جو ماہ جولائی ۱۹۳۳ء عبد المجید خاں کے حمیدیہ پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے پہلی مرتبہ کا سن طبع معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن کتاب کے اندر مؤلف موصوف نے "اخبار نور قادیان" ۲۵ اگست ۱۹۳۰ء کا حوالہ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۰۷ پر نقل فرمایا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۲۵ء یا اس کے بعد طبع ہوئی ہے۔

کتاب کے مؤلف محترم جماعت احمدیہ کے مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً اس کتاب میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"......پس ثابت ہوا کہ قادیانیوں کا عقیدہ سراسر باطل اور گمراہی ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس عقیدہ کے اثر سے محفوظ رکھے۔"

("کتاب الاسلام" صفحہ ۵۰۹)

اظہار حقیقت:۔ لیکن باوجود جماعت احمدیہ کی مخالفت کے مؤلف محترم کی نظر انتخاب اپنی کتاب کو نادر الوجود اور بینظیر بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس معرکۃ الآرا تصنیف پر پڑی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مضمون پڑھے جانے سے پہلے حضور کو اطلاع دی تھی۔ کہ "یہ وہ مضمون ہے۔ جو سب پر غالب آئیگا۔" یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی۔ یہ تصنیف مؤلف محترم نے اپنی کتاب میں قریب قریب سب ہی نقل فرما دی۔ اس کے علاوہ آئینہ کمالات اسلام۔ چشمہ معرفت۔ کشتی نوح سے بھی جا بجا مؤلف نے مضامین لئے ہیں۔

جہاں تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیفات سے افادہ کرنے کا تعلق ہے۔ ہمیں نہ صرف یہکہ اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ بلکہ خوشی ہے۔ کیونکہ اس سے حضور کے علم کلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید سے قرآن مجید اور اسلام کے جن علوم کا انکشاف فرمایا۔ وہ ہر لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ مگر یہ امر اس کتاب میں ہمیں بار بار کھٹکتا ہے۔ کہ مؤلف محترم نے حضور علیہ السلام کی کتب کا حوالہ کسی جگہ بھی دینا مناسب نہیں سمجھا۔ حالانکہ اس کتاب میں دوسری کتابوں سے بھی مؤلف محترم نے امداد لی ہے۔ مگر ہر جگہ مصنف اور کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے مثلاً حضرت امام غزالی رح کی کتب کا اور دیگر بزرگان دین کی کتب کے حوالے دیئے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کہیں حوالہ نہیں دیا۔ تاہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بندش الفاظ۔ خیالات کی بلند پروازی معرفت حقیقی کی تڑپ خود بخود منہ سے بول اٹھتی ہے۔ کہ یہ مضمون سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی دوسرے کے قلم سے نکل ہی نہیں سکتا۔ مؤلف محترم نے جہاں جہاں فلسفۂ اسلام بیان کیا ہے۔ سب مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے لیا ہے۔

اب میں اس کتاب سے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔ جن کو مصنف مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خزانہ سے لیکر پیش کیا ہے۔

کتاب الاسلام کے صفحہ ۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان تمام دلائل مذکورہ بالا سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے۔ گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے۔ مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزا چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے۔ گویا اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کے کلام میں بار بار آیا ہے۔ اور بعض جسم نورانی اور بعض ظلماتی قرار دیئے ہیں۔ جو اعمال کی روشنی یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ راز ایک دقیق راز ہے۔ مگر غیر معقول نہیں ہے۔ انسان کامل اپنی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کثیف جسم کے علاوہ پا سکتا ہے۔ اور عالم مکاشفات میں اس کی بہت مثالیں ہیں۔ جن کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ملا ہے۔ وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے۔ تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے بنتا ہے۔ یہی عالم برزخ میں نیک و بد کی جزا کا موجب ہو جاتا ہے۔"

"اصحاب مکاشفہ کو عین بیداری میں مُردوں سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھتے ہیں۔ کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے بہرحال مرنے کے بعد ہر ایک کو جسم ملتا ہے خواہ نورانی ہو یا ظلماتی۔"

یہ مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۹۸ پر تیسری سطر سے شروع ہو کر اکیسویں سطر تک لفظ بلفظ ہے۔ کہیں کہیں مؤلف مذکور نے ایک آدھ لفظ بدل دیا ہے۔ یا کم کر دیا ہے۔ اور حسب ذیل فقرات میں تو عجیب انداز سے تصرف کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ

"میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے۔ کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔ غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں۔ اور میں زور سے کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے۔ خواہ نورانی خواہ ظلمانی"

اب دوسرا نمونہ ملاحظہ ہو۔ یہ جواہرات "چشمۂ معرفت" کے خزانہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

"ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش۔

تمہارا پروردگار وہ خدا ہے۔ جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا ....

غرض آیت مذکورہ میں استویٰ علی العرش کا لفظ بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس نے زمین و آسمان پیدا کر کے اور اپنی تشبیہی صفات کا ظہور فرما کر تنزیہی صفات اختیار کرنے کے لئے مقام بلند اختیار کر لیا۔ یعنی تنزیہی صفات بھی ثابت کر دیں۔ جو وراء الوراء مقام اور مخلوق کے قرب و جوار سے دور تر اور بلند مقام ہے۔ اسی کو عرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس کی واضح تر تشریح یہ ہے۔ کہ جب تمام مخلوق پردۂ عدم میں مستور تھی۔ اور سوائے خدا کے کچھ نہ تھا۔ تو خدا تعالیٰ وراء الوراء مقام میں جس کا نام اصطلاح قرآنی میں "عرش" ہے۔ اپنی تجلیات ظاہر کر رہا تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے۔ پیدا کیا۔ تو پھر اس نے اپنے تئیں مخفی کر لیا۔ اور یہ چاہا۔ کہ وہ ان مصنوعات کے ذریعہ پہچانا جائے۔"

("کتاب الاسلام" صفحہ ۲۰۹ و ۲۱۰)

یہ مضمون چشمۂ معرفت صفحہ ۲۶۲ سے لیا گیا ہے۔ لہذا پورا مضمون صفحہ ۲۶۲ لغایت صفحہ ۲۶۶ کا خلاصہ کر کے مؤلف محترم نے اپنی کتاب میں درج فرمایا ہے۔ جس میں عرش کو چار اور آٹھ فرشتوں کے اٹھانے کی تشریح فرمائی ہے۔

اب تیسرا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو "آئینہ کمالات اسلام" سے لیا گیا ہے۔

"اور دو روحانی داعی مقرر کئے ہیں ایک داعی خیر جس کا نام روح القدس ہے۔ اور ایک داعی شر جس کا نام ابلیس یا شیطان ہے۔ یہ دونوں نیکی اور بدی کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر کسی بات پر جبر نہیں کرتے۔ اور یہ دونوں داعی انسان میں بطور ابتلاء کے رکھے گئے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ علت العلل ہے۔ اور یہ دونوں داعی خدا تعالیٰ کی تخلیق سے ہیں۔ اور یہ سب انتظام اسی کی طرف سے ہے۔ اسی لئے اس کو خالق خیر و شر کہا جاتا ہے۔ ورنہ شیطان کی کیا حقیقت ہے۔ کہ وہ کسی کے دل میں بُرا وسوسہ ڈالے۔ اور اس کو گمراہ کرے۔ اور روح القدس کیا چیز ہے۔ جو کسی کو تقویٰ کی راہوں کی طرف ہدایت کرے۔" کتاب الاسلام صفحہ ۸۷

یہ مضمون "آئینہ کمالات اسلام" صفحہ ۸۰ و صفحہ ۸۱ کے حاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اور ویسے تو مؤلف محترم نے بہ عنوان "اللہ تعالیٰ خالق خیر بھی ہے اور خالق [شر] بھی۔" صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۹ تک تمام کا تمام "آئینہ کمالات اسلام" سے لیا ہے۔ کہیں حاشیہ اور اصل کتاب کا مفہوم ملا کر کچھ لفظوں کے ردّ و بدل سے کام لیا ہے۔ اس کتاب کے معارف [سے] اپنی کتاب کو مزین بنایا ہے۔

اب چوتھا نمونہ ملاحظہ ہو۔ جو حضرت مسیح مو[عود] علیہ السلام کی مایۂ ناز تصنیف "کشتی نوح" سے نقل کیا گیا ہے۔

"الغرض پنجگانہ نمازیں کیا ہیں۔ انسان کے مختلف حالات کا فوٹو ہیں۔ یعنی انسان کے حالا[ت] میں پانچ تغیر رونما ہوتے ہیں۔ اور فطرت ان[سان] کے لئے ان کا واقعہ ہونا ضرور ہے۔ ....

وجہ تعیین نماز ظہر:۔ تم کو جس وقت اطلا[ع] ملتی ہے۔ کہ تم پر کوئی مصیبت یا بلا آنے وا[لی] ہے۔ مثلاً عدالت سے وارنٹ جاری ہونے و[الا] ہے۔ .... انسان کی یہ مصیبت کی حالت زوال کے مشابہ ہے۔ کیونکہ اس سے خوشی [کے] زوال پر استدلال کیا جاتا ہے۔ .... اسی لئے اس وقت ظہر کی نماز مقرر کی گئی۔ ج[س] کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔"

("کتاب الاسلام" صفحہ ۶۸۶)

وجہ تعیین نماز عصر:۔ "...... دوسرا [تغیر] تمہاری حالت میں اس وقت ہوتا ہے۔ جب [تم] مصیبت قریب الوقوع ہوتی ہے۔ اور تم بذ[ریعہ] وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش [کئے] جاتے ہو۔ اس وقت خوف کی وجہ سے تمہ[ارا] خون خشک اور تسلی اطمینان کا نور تمہارے [دل] سے رخصت ہونے لگتا ہے۔ اس حالت کو [اس] وقت سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جبکہ آف[تاب] کا نور کم ہوتا ہے۔ اس پر نظر جم سکتی ہے [اور] آفتاب نظر آنے لگتا ہے۔ اور یہ خیال ہو[تا ہے] کہ آفتاب اب قریب غروب ہے۔ .... اس روحانی اضطراب کے مقابل نماز عص[ر مقرر] ہوئی ہے۔" ("کتاب الاسلام" صفحہ ۶۸۷)

وجہ تعیین نماز مغرب:۔ "تیسرا [تغیر] تمہاری حالت میں اس وقت ہوتا ہے۔ جب [تم] سے رہائی پانے کی امید بالکل منقطع ہو [جاتی ہے] فرد قرار داد جرم تمہارے نام لگ جاتی [ہے] کے گواہ تمہاری سزا کے لئے سنا دیئے [جاتے ہیں] جرم ثابت ہو جاتا ہے۔ اس وقت تمہار[ی حالت] بہت بے قراری کی ہوتی ہے۔ اور اوسان خ[طا ہو جاتے] ہیں۔ تم اپنے آپ کو قیدی سمجھنے لگتے ہو

اس وقت سے مشابہ ہے۔ جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ دن کی روشنی کی تمام ہوسناک امیدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ .... اس روحانی حالت کے مقابل نماز مغرب مقرر ہوئی ......

وجہ تعیین نماز عشاء :۔ چوتھا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے۔ جبکہ مصیبت تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے۔ اور بلا کی تاریکی تم پر احاطہ کر ہی لیتی ہے۔ فرد قرارداد جرم اور ثبوتی شہادتوں کے بعد سزا کا حکم تم کو سنادیا جاتا ہے۔ اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالے کر دیئے جاتے ہو .... یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے۔ جبکہ رات کی تاریکی آجاتی ہے۔ ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے ....

اسی روحانی حالت کے مقابلہ پر نماز عشاء مقرر ہوئی ہے۔

وجہ تعیین نماز فجر :۔ پانچواں تغیر تم پر اس وقت آتا ہے۔ جب تم ایک مدت کی قید کے بعد نیک چلنی کی رہائی کر کے جیل سے خلاص ہوتے ہو۔ اور پھر اطمینان کے ساتھ خوشی اور مسرت سے ہمکنار ہوتے ہو۔ اس حالت کو اس وقت سے مشابہ کہا جاتا ہے۔ کہ مدت تک انسان مصیبت کی تاریکی میں بسر کر کے رات گذارتا ہے۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کو اس پر رحم آجاتا ہے۔ تاریکی سے نجات ملتی ہے۔ اور صبح نکل آتی ہے۔ اور پھر روشنی اپنی اصلی چمک کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اسی روحانی حالت کے مقابل فجر کی نماز مقرر ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے فطری تغیرات کو ملحوظ رکھ کر پانچ نمازیں مقرر کی ہیں۔"

(کتاب اسلام صفحہ ۶۸۸)

یہ مضمون "کشتی نوح" صفحہ ۶۳ و صفحہ ۶۴ پر تحریر ہے۔ بعض جگہ مولف محترم نے کوئی کوئی لفظ کم و بیش کر دیا ہے۔ جس سے مضمون کی روانی اور زور کچھ کم ہو گیا ہے۔ اور کہیں مفہوم خبط ہو گیا ہے۔ حسب ذیل مضامین اس کے علاوہ ایسے ہیں۔ جو مولف مذکور نے کتب ہائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نقل کئے ہیں:۔

نام عنوان	صفحہ کتاب الاسلام	نام کتاب مصنفہ حضرت مسیح موعود	نمبر صفحہ
اسلام کے اصطلاحی معنی	۳۲	آئینہ کمالات اسلام	ص۵۸
سچا مسلمان کون ہے	۳۳	”	ص۸۴
وحی کی ضرورت و حکمت	۲۶۸ و ۲۶۹	اسلامی اصول کی فلاسفی	ص۱۰۵
علم کے اقسام	۳۷۶	” ”	ص۱۱۰
عالم برزخ کی حقیقت	۹۲، ۹۳	” ”	ص۸۶
عذاب قبر کا نمونہ	۹۳، ۹۴	” ”	ص۸۸
پانچواں باب۔ اسلامی اخلاق و آداب	ص۱۰۵ تا ص۱۰۵۶	” ”	ص۱۵ و ۵
حقیقت اخلاق	ص۱۰۵۹ تا ص۱۰۶۱	” ”	ص۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰
اخلاق کی دو قسم، ترک شر۔ ایصال خیر	ص۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹ تا ۱۰۷۶	”	ص۲۶ تا ۴۹
اس دنیا میں اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت	ص۱۱۰۶	”	ص۶۳، ۶۴، ۶۵
فیوض ربانی کے حصول کا طریق	ص۱۱۰۷، ۱۱۰۸	”	ص۶۵، ۶۶، ۶۷
استقامت، تزکیہ، دنیا کا قرآنی مفہوم	ص۱۱۰۹ تا ص۱۱۱۲	اسلامی اصول کی فلاسفی	ص۶۷، ۶۸، ۹۵
پیار و سیر نجات، ساتواں وسیلہ		”	ص۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کی گو مولف محترم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا حوالہ دینا کسی جگہ بھی مناسب نہیں خیال فرمایا۔ تاہم مولف مذکور نے حضور علیہ السلام کے پیش فرمودہ علوم کو اپنی کتاب میں جگہ دیکر ان کی اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ اس لحاظ سے ہم ان کے ممنون ہیں۔

حضور علیہ السلام کے پیش فرمودہ علوم ہی درحقیقت موجودہ زمانہ میں اسلام اور قرآن پاک کی حقیقی فضیلت ثابت کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول ہو رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ابھی اس کا اعتراف کرنے سے گریز کیا جاتا ہے

اسلام میں تعدد ازدواج کا پُر حکمت مسئلہ

مصری پارلیمان میں بدیں مطلب مسودہ قانون پیش ہے۔ کہ مرد کو دوسری شادی سے قبل عدالت سے اجازت لینا ہوگی۔ عدالت اس امر کا جائزہ لے گی۔ آیا دوسری شادی کے لئے وجہ جواز موجود ہے یا نہیں۔ اور وہ اخراجات کا بار اٹھانے کے قابل ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں پاکستان کے پریس کے تبصروں کا ذکر کر کے معاصر پرتاپ نے لکھا ہے کہ:۔

"اس قانون کی تائید آئے گی۔ تو پاکستان کی بیگمات کی طرف سے جو سوکنوں کے ہاتھوں سخت نالاں ہیں۔ اور اسلام نے مرد کو طلاق کا جو حق دے رکھا ہے۔ اس کی زد سے بچنا چاہتی ہیں۔" (پرتاپ مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۴ء)

چونکہ اسلام نے کثرت ازدواج کی اجازت ضرورت حقہ کے پیش نظر دی ہے۔ اس لئے اگر اس اجازت کو کسی ملک کے لوگ ناجائز طور پر استعمال کرنے لگیں۔ تو وہاں کی حکومت پر بجا طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ اس رخصت کے استفادہ پر ضروری پابندی لگادے۔ کوئی صاحب عقل و دانش اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ بسا اوقات ضرورتِ حقہ سے بجا طور پر مجبور ہو کر مرد دوسری شادی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مثلاً ممکن ہے۔ کوئی عورت مریض ہو کر ناکارہ ہو جائے۔ اور بجائے خاوند کی خدمت کرنے کے اس امر کی محتاج ہو جائے۔ کہ عمر بھر اس کی خدمت کی جائے۔ لیکن اقادب صاحبِ فراش بیوی اور اس کے ننھے بچوں کی پرورش کا بوجھ نہ اٹھا سکتے ہوں۔ کیا خاوند کے لئے مناسب نہ ہوگا۔ کہ پہلی بیوی اور اس کی اولاد کی خاطر ہی اپنی دوسری شادی کا انتظام کرے؟ اگر ایسا انتظام روا نہ رکھا جائے تو کیا خاوند کسب معاش کی طرف دھیان دے۔ اور بیوی بچوں کو ہلاک ہونے دے؟ اگر خود ان کی پرورش کرے۔ اور دن رات خدمت میں مصروف رہے۔ تو اخراجات کہاں سے مہیا کرے۔ اسی طرح مثلاً جنگ کے باعث کسی ملک میں مستورات کی کثرت ہو جائے۔ تو بتایئے کیا وہ گھریلو زندگی سے محروم رکھی جائیں؟ یقیناً اسلام کے سوا کسی اور جگہ اس مسئلہ کا جائز حل موجود نہیں۔ اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ کہ جس کے قوانین میں مفید لچک پائی جاتی ہے۔ اور وہ ہر قسم کے حالات میں ہماری ضروریات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔

مصری پارلیمان اس امر کی اپنی رعایا کو پابند کرنا چاہتی ہے کہ جسے ضرورتِ حقہ لاحق ہو۔ اور مالی وسعت حاصل ہو۔ وہی ایک سے زیادہ شادی کر سکے۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ پہلے ہی اسلام میں موجود ہے۔ چنانچہ ضرورت حقہ کی خاطر ہی چار تک شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ شرط بھی رکھی ہے۔ کہ خاوند میں ان بیویوں سے عدل کرنے کی طاقت موجود ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جسمانی۔ مالی اور اخلاقی لحاظ سے عدل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ہندوؤں کے اوتار رام چندر جی کے والد کی ایک سے زیادہ شادیاں تھیں۔ اور یہ امر قابل اعتراض نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ کہ تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو اپنے اہل وعیال سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ ضرورتِ حقہ کی شرط کے ساتھ کثرت ازدواج کی اجازت یوں بھی طبعی اور عین فطرت کے مطابق معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً جب جنگ عظیم کے باعث یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ تو اس کا علاج چونکہ کسی مذہب کے پاس نہ تھا۔ اس لئے وہاں کے متمدن و مہذب کہلانے والے دانشمند کوئی حل نہ نکال سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ اس کثیر تعداد کو اخلاقی قیود میں مقید نہ رکھ سکے۔

کیا اسلام کے نکتہ چیں اسلام کی تجویز کردہ گھریلو زندگی پر یورپ کی موجودہ خلافِ ننگ و ناموس طور و طریق کو ترجیح دیتے ہیں۔ گھریلو زندگی کے متعلق اسلام کے مجوزہ قوانین یقیناً اسی قسم کے ہیں۔ جن کے تحت مرد بھی اور عورتیں بھی آبرومندانہ گھریلو زندگی بسر کر سکتے ہیں طبقۂ نسواں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ ان کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے کورٹ کی ضرورت نہیں۔ ان میں سے جو عہد طفولیت میں بیوہ ہو جائیں۔ وہ عمر بھر اپنے فطری جذبات کو کچلتے ہوئے تجردانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں۔ اگر خاوند سے حد درجہ ناموافقت پائی جاتی ہے۔ اور عورت اس سے علیحدگی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو عورت کو بھی اسی طرح اس کا حق حاصل ہے۔ جیسے مرد کا حق ہے۔ کہ عورت کو طلاق دے دے۔

کثرت ازدواج کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذیل کا مفید اقتباس ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"اس جگہ مخالفوں کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کرتا ہے۔ کہ تعدد ازدواج میں یہ ظلم ہے۔ کہ اعتدال نہیں رہتا۔ اعتدال اسی میں ہے۔ کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو۔ مگر مجھے تعجب ہے۔ کہ وہ دوسروں کے حالات میں کیوں خواہ نخواہ مداخلت کرتے ہیں جبکہ یہ مسئلہ اسلام میں شائع و متعارف ہے۔ کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے۔ مگر جبر کسی پر نہیں۔ اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے۔ تو یہ ان عورتوں کا حق ہے۔ کہ جب کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیں۔ تو اول شرط کرالیں۔ کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے۔ تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے۔ تو جرم نقض عہد کا مرتکب ہوگا۔ لیکن اگر کوئی عورت ایسی شرط نہ لکھاوے اور حکم شرع پر راضی ہووے۔ تو اس حالت میں دوسرے کا دخل دینا بے جا ہوگا۔ اور اس جگہ یہ مثل صادق آئے گی۔ کہ میاں بیوی راضی تو کیا کریگا قاضی۔ ہر ایک عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تعدد ازدواج فرض واجب نہیں کیا ہے خدا کے حکم کے رو سے صرف جائز ہے۔ پس اگر کوئی مرد اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس جائز حکم سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ جو خدا کے جاری کردہ قانون کی رو سے ہے اور اس کی پہلی بیوی اس پر راضی نہ ہو۔ تو اس بیوی کے لئے یہ راہ کشادہ ہے۔ کہ وہ طلاق لے لے۔ اور اس غم سے نجات پاوے۔ اور اگر دوسری عورت جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے۔ اس نکاح پر راضی نہ ہو۔ تو اس کے لئے بھی یہ سہل طریق ہے۔ کہ ایسی درخواست کرنے والے کو انکاری جواب دیدے۔ کسی پر جبر تو نہیں۔ لیکن اگر وہ دونوں عورتیں اس نکاح پر راضی ہو جائیں۔ تو اس صورت میں کسی کو خواہ نخواہ دخل دینے اور اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔؟ ...... جس حالت میں خدا نے تعدد ازدواج کو کسی موقع پر انسانی ضرورتوں میں جائز رکھا ہے۔ اور ایک عورت اپنے خاوند کے دوسرے نکاح میں رضامندی ظاہر کرتی ہے۔ اور دوسری عورت بھی اس نکاح پر خوش ہے۔ تو کسی کا حق نہیں ہے۔ کہ ان کے اس باہمی فیصلہ کو منسوخ کر دے۔ اور اس جگہ یہ بحث پیش کرنا کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا پہلی بیوی کے حق میں ظلم ہے۔ اور طریق اعتدال کے برخلاف ہے۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کی تعصب سے عقل ماری گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ حقوق عباد کے متعلق ہے، اور جو شخص دو بیویاں کرتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کا حرج نہیں۔ اگر حرج ہے...... تو اس بیوی کا جو پہلی بیوی ہے۔ یا دوسری بیوی کا۔

پس اگر پہلی بیوی اس نکاح میں اپنی حق تلفی سمجھتی ہے تو وہ طلاق لے کر اس جھگڑے سے خلاصی پا سکتی ہے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو بذریعہ حاکم وقت وہ خلع کرا سکتی ہے۔ اور اگر دوسری بیوی اپنا کچھ حرج سمجھتی ہے۔ تو وہ اپنے نفع نقصان کو خود سمجھتی ہے۔ لیکن یہ اعتراض کرنا کہ

تحریک جدید کی قربانیوں کا معیار

(۱) دفتر اول کے السابقون الاولون اور دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے عام حالات میں یہ معیار ہے۔ کہ ہر شخص اپنی ایک مہینہ کی آمدن کا چوتھا حصہ ادا کرے۔ مثلاً کسی کی ایک سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ تو وہ اگر پچیس روپیہ وعدہ لکھوا دے تو یہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں حساب ہوگا۔ پھر اس سے اوپر نصف یا تین چوتھائی یا ایک ماہ کی پوری آمد دینا ہے۔

دفتر اول کے سابقون الاولون کے لئے معیار قربانی!

(۲) ہر وہ شخص جو دفتر اول میں شامل ہے وہ اپنی ماہوار آمد پر دیکھے۔ کہ اس کی قربانی کس قدر ہے۔ اگر اس کی قربانی اس کی ماہوار آمدنی کے $\frac{1}{4}$ حصہ کے برابر ہے۔ تو درست ہے۔ لیکن اس سے کم ہے تو وہ اس سال میں اضافہ کرکے کم سے کم $\frac{1}{4}$ حصہ کے برابر تو کرے۔

(۳) دفتر اول کا وہ شخص جو ماہوار آمد کا $\frac{1}{4}$ حصہ دے رہا ہے۔ تو اسے اضافہ کرنا چاہیئے۔ تا بڑھتے بڑھتے اس کا معیار اس کی ایک ماہ کی آمد کا $\frac{1}{2}$ حصہ ہو جائے۔

(۴) دفتر اول کا وہ شخص جو $\frac{1}{2}$ دے رہا ہے وہ اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔ تا کہ اس کی قربانی $\frac{3}{4}$ تک پہنچ جائے۔

(۵) دفتر اول کا وہ شخص جو $\frac{3}{4}$ یا اس سے زیادہ دے رہا ہے یعنی ایک ماہ کی پوری آمد دے رہا ہے۔ تو یہ اس کی قربانی نہایت شاندار اور غیر معمولی ہے۔ اس سے زیادہ یعنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ سالانہ قربانی کرنے کی اجازت نہیں ہے

(۶) دفتر اول کا وہ شخص جو ایک سے ۶ ماہ تک کی قربانی کرتا آرہا ہے۔ اس لئے یہ ارشاد حضور ہے۔

"میں نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ پہلے لوگوں نے انتہائی قسم کی قربانی کی ہے مجھے معلوم ہے۔ کہ جماعت کے بعض مردوں، عورتوں نے اس تحریک میں دو دو یا پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد لکھوا دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ تحریک پہلے محدود عرصہ کے لئے تھی۔ اب اسے ہمیشہ کے لئے کر دیا گیا ہے پس میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے اتنی قربانی درحقیقت اب بوجھ ہے۔ اسے ہر شخص نہیں اٹھا سکتا ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگ بے اولاد ہوں۔ یا وہ اپنے اخراجات بہت کفایت سے کرتے ہوں۔ ان کو مستثنیٰ سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو وہ اپنی قربانی کو اس معیار پر رکھیں۔ لیکن باقی لوگوں کے لئے جنہوں نے پہلے سالوں میں بہت زیادہ قربانی کی ہے۔ میری تجویز ہے کہ وہ اپنے معیار قربانی کو گرا دیں۔ مگر یکدم گرنے سے چونکہ بجٹ کو نقصان ہوگا۔ اس لئے یکدم نہ گرائیں بلکہ ہر سال دس دس فی صدی کی کمی کرتے جائیں پس ایک ماہ کی آمدن سے چھ ماہ تک کی آمدن کی قربانی کرنے والوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ وہ ہر سال دس فی صدی کی کمی کرتے جائیں حتیٰ کہ ان کی قربانی کا معیار ایک ماہ کی آمد پر آجائے۔

دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے وعدوں کا معیار

دفتر دوم کے جہاد کا سال دہم شروع ہے اس کیلئے مندرجہ ذیل صورت میں ہر ایک مجاہد سے وعدہ لیا جانا چاہیئے۔ دفتر اول و دفتر دوم کا ہر مجاہد اپنے وعدے کے ساتھ اپنے بچوں کو شامل کرے۔

اور دفتر دوم کے لئے عام معیار یہ ہے کہ ہر ایک احمدی اپنی ماہوار آمد کا کم سے کم $\frac{1}{4}$ حصہ وعدہ کرکے ادا کرے۔ کارکنان کو اپنی جماعت کے ہر ایک دوست سے وعدے لینے ہیں۔ اس معیار کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص نہ دے سکے یا نہ دینا چاہے۔ تو اس کا وعدہ لینے سے انکار نہ کیا جائے۔ کم سے کم پانچ روپے کا وعدہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص تحریک جدید میں حصہ لے گا۔ وہ آئندہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑھتا جائے گا۔ کہ جب اس کے دل میں تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت گھر کر جائے گی۔ تو بڑھتا چلا جائے گا۔ اور کارکنان ایسے احباب کو تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ کریں۔

(۲) جو احباب پہلے سے $\frac{1}{4}$ حصہ دے رہے ہیں انہیں اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرنا چاہیئے تا ان کا وعدہ ان کی ماہوار آمد کے نصف حصہ تک پہنچ جائے۔

(۳) جو احباب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{2}$ حصہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ اضافہ کرتے ہوئے اسے تین چوتھائی تک جلدی سے پہنچا دیں۔ کیونکہ یہ وہ جہاد ہے کہ "جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تحریک جدید میں حصہ لو۔ تکالیف اور مشکلات آتی ہیں۔ تو آنے دو لیکن تبلیغ نہ چھوڑو۔ تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے"۔ پس $\frac{1}{2}$ حصہ تک قربانی سے آگے قدم بڑھائیں۔

(۴) دفتر دوم کے وہ مجاہد جو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے $\frac{3}{4}$ حصہ یا اس سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ وہ بھی ایک ماہ کی آمدن تک بڑھا کر دینے کا وعدہ کریں۔ تا تحریک جدید بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کر سکے اور اسلام کی برتری اور فضیلت کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بج جائے۔ یہ آپ کی قربانیوں سے ہی ہوگا۔ پس دوڑو خدا ہیں اس کی رضاء کے لئے چھلانگیں مارتے ہوئے آجائیے۔ اور اپنا حقیر مال اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتے ہوئے۔ اس کی دعاؤں کو حاصل کرو۔

(۵) ہر جماعت جلسے کرے۔ اور اس میں تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کرکے حضور کا خطبہ ۲۲/۱/۵۴ لفظاً بہ لفظ سنایا جائے۔ تا احباب کے دل میں تحریک جدید کی اشد اہمیت اور سخت ضرورت کا احساس پیدا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے سبب سے بہ انشراح اپنے وعدے امام کے حضور پیش کریں۔

(۶) ہر جماعت کا کارکن دفتر اول کے اور دفتر دوم کی فہرست الگ الگ کاغذ پر تیار کرے اور موجودہ فہرستوں میں آمد ماہوار کا خانہ بھی پُر کرلے تا ہر ایک مجاہد کو معلوم رہے اور وہ اپنی ماہوار آمد کے مقابل کس قدر قربانی کر رہا ہے اگر اس کی قربانی کی نسبت کم ہوگی۔ تو وہ آئندہ بڑھانے کا خیال ابھی سے دل میں پیدا کرے گا۔

نوٹ: حضور کے ارشاد کے مطابق ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت میں تحریک جدید کا ایک سکرٹری مقرر کیا جائے۔ اس کی منظوری وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے حاصل کی جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خریداران ماہنامہ خالد توجہ فرمائیں

جملہ خریداران ماہنامہ خالد کو جن کے ذمہ خالد کی قیمت بقایا ہے بذریعہ خطوط ان کا حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ ان سب سے درخواست ہے۔ کہ براہ کرم اپنے ذمہ بقایا رقم بواپسی بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر ممنون فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے کم از کم ایک پرچہ کا خریدنا لازمی ہے۔ اور اسے مجلس کے ریکارڈ میں دکھانا ضروری ہے۔ مجالس کی ایک معقول تعداد ایسی ہے۔ جن کی طرف رسالہ کی قیمت بقایا ہے۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور مقامی خدام میں اس کی خریداری کی تحریک کرنی چاہیئے۔

جن خریداروں کی طرف سے ۵ مارچ تک بقایا وصول نہ ہوگا۔ انہیں اس تاریخ کے بعد وی پی بھجوائے جائیں گے۔ کوشش یہی ہونی چاہیئے۔ کہ وی پی نہ بھجوانا پڑے۔ کیونکہ اس طرح بلا وجہ خرچ زیادہ ہوتا ہے

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ہاتھ سے کام کرکے زائد آمدنی پیدا کرو

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار، ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کرکے زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ عورتیں سوت کات کر یا پراندے، آزار بند تیار کرکے یعنی اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں۔ مومن اپنا ایک منٹ بھی بیکار ضائع نہیں کرتا۔" حضور کے اس ارشاد پر دو ماہ گذر گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک لجنات اماء اللہ کی طرف سے کوئی رپورٹ وصول نہیں ہوئی۔ ہر جگہ مستورات حضور کی اس تحریک پر عمل کریں اور رپورٹ بھجوائیں۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قابل توجہ عہدہ داران لجنات اماء اللہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات سے بھی چندہ وصول کیا جائے۔ جن کی کوئی آمدنی ہو سالبتہ ایسی مستورات کو جن کی آمدنی معین نہ ہو حق ہوگا۔ کہ وہ حسب حالات و حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔ اور وہ بالمقطع ماہوار چندہ کی رقم معین کر دیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت کی سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اپنی جماعت کی مستورات کے چندہ کا محاسبہ کریں۔ اور جن احمدی مستورات کے ذمہ سال رواں کا کوئی چندہ واجب الادا ہو۔ ان سے اُن کے چندہ کی وصولی کا مناسب انتظام کریں۔ اور جس قدر ماہوار چندہ مستورات کی رقم وصول ہوا کرے۔ وہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں ارسال فرمایا کریں۔

مناسب ہوگا۔ کہ ہر جماعت کی سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اپنی اس کارگذاری کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھی بھجوا دیا کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت ۱۳۷۸۱ منکہ نور احمد ولد میاں غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۳ سال ساکن چک ۴۷ ڈاکخانہ کوٹ حالی ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک بھینس قیمتی ۳۰۰/ نقد ۶۰۰/ کل ۹۰۰/ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۸ ایکڑ زمین نہری پانچ سال کے لئے ٹھیکہ پر لی ہوئی ہے۔ اس کی آمد ۵۰۰ سالانہ ہوتی ہے۔ میں اس جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نور احمد بقلم خود موصی۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: غلام سرور سیکرٹری مال رحیم یارخان۔

وصیت ۱۳۷۸۲ منکہ رحمت علی ولد اکبر علی صاحب پیشہ زمیندارہ عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۶۵/P ڈاکخانہ سہجہ ضلع رحیم یارخان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ۱/۲ ۵۶ ایکڑ نہری زمین قیمتی ۳۰۰۰۰/ تیس ہزار روپے۔ ایک بھینس ایک گائے قیمتی ۵۰۰/ روپے کل ۳۰۵۰۰/ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس زمین کی قیمت میں سے ۱۰۰۰/ روپیہ ابھی ادا کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: رحمت علی موصی بقلم خود گواہ شد: غلام محمد چک ۶۵/P گواہ شد: یوسف علی فرزند حقیقی موصی۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۷۸۳ منکہ عالم بیگم زوجہ چوہدری عبد الحمید صاحب قوم آرائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی موضع تھبول ڈاکخانہ بنگلہ باغ دہا ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر ۳۵۰/ روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ڈنڈیاں ایک تولہ ۱۰۰/ کل ۴۵۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ عالم بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبد الحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۶۵۱ منکہ محمد یوسف ولد میاں محمد صاحب نمبردار قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶/۳ ڈاکخانہ ماہلیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ سالانہ آمد بذریعہ کاشتکاری مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد یوسف موصی بقلم خود گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۵۶۴ منکہ برکت بی بی زوجہ مولوی حسن دین صاحب قوم آرائیں عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵/ گھکھہ لاٹ ۷ ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۸ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/ روپیہ ایک بھینس قیمتی ۲۰۰/ روپیہ ایک گائے قیمتی ۱۷۰/ روپیہ۔ ایک بچھڑی قیمتی ۸۰/ روپیہ کل ۶۵۰/ روپے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: برکت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مولوی حسن دین خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۲۵۶۳ منکہ سرداراں بی بی زوجہ مولوی حسن دین صاحب قوم آرائیں عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء چک ۵ گھکھہ لاٹ ۴ ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۸ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/ روپے۔ ایک بھینس قیمتی ۳۰۰/ روپے کل ۳۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سرداراں بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مولوی حسن دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۷۸۴ منکہ برکت بی بی زوجہ رحمت علی صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء چک ۶۵/P ڈاکخانہ سہجہ ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲/ روپے جو کہ میں نے وصول کر لئے ہوئے ہیں۔ زیور طلائی دو عدد ڈنڈیاں وزنی یکتولہ قیمتی یکصد روپیہ کل ۱۳۲/ روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: برکت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: غلام محمد موصی ۱۳۴۰۷۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۷۹۰ منکہ حلیمہ بی بی زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم آرائیں عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تھبول ڈاکخانہ بنگلہ باغ دہا ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ڈنڈیاں ۳/۴ ۱ تولہ قیمت ۱۴۰/ روپیہ مشین سلائی ۶۰/ کل ۳۰۰/ کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: حلیمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد عبد اللہ خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۷۸۷ منکہ شاہ محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی تندھاں ڈاکخانہ رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد دو بیل ایک بچھڑا ایک جھوٹی ان سب کی قیمت مبلغ ۱۵۰۰/ روپے ہے اس کے علاوہ آمدنی بذریعہ کاشتکاری سالانہ ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: شاہ محمد موصی بقلم خود گواہ شد: محمد اسمٰعیل بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت تھبول گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۷۸۸ منکہ نذر محمد ولد چوہدری مہتاب دین صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن تھبول ڈاکخانہ باغ دہا ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۲ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری آمد سالانہ بذریعہ مزدوری زمیندارہ ۲۰۰/ دو صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: نذر محمد موصی نشان انگوٹھا گواہ شد: محمد اسمٰعیل بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت تھبول۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۷۸۹ منکہ فضل احمد ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۔ سال پیدائشی احمدی ساکن تھبول ڈاکخانہ باغ دہا ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد زمین نہری رقبہ واقعہ تھبول ۱/۴ ۵ ایکڑ اور ۱/۲ ۲ ایکڑ واقعہ چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع کل جائداد کی قیمت ۵۶۵۰/ روپے اور ایک بھینس دو بیل قیمتی ۶۰۰/ کل جائداد ۶۲۵۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: فضل احمد موصی بقلم خود گواہ شد: محمد عبد اللہ برادر حقیقی موصی گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۷۹۴ منکہ صالحہ بی بی زوجہ میاں رمضان علی صاحب مرحوم قوم کھوکھر عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن جھنگ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۷ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی چودہ تولے بتفصیل ذیل کڑے ۸ تولے۔ انام ۲ تولے بٹن طلائی ۱/۲ تولہ انگوٹھیاں ۲ عدد ۸ ماشہ ڈنڈیاں طلائی ۱/۲ ۲ تولے چھیاں نقرئی ۲۵ تولے اس کے علاوہ ایک مکان تمام پانچ مرلہ میں بنا ہوا ہے اس میں میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ میں اپنی اس ساری جائداد کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: صالحہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: سعد اللہ خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد: عبد اللطیف بہاولپوری محلہ الف ربوہ

وصیت ۱۳۷۹۱ منکہ فضل النساء بیگم زوجہ چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی قوم راجپوت عمر ۵۶ سال ساکن چک ۱۰۹/RB ڈاکخانہ چک ۱۰۶ چوہدریوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۰ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی جائداد نہیں۔ میں نے اپنا حق مہر ۳۲/ روپے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اس پورے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں جو اد میرا لڑکا خالد محمود بھٹی ۵/ روپے ماہوار دیتا ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: فضل النساء موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: چوہدری غلام غوث بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد: خالد محمود بھٹی موصی ۱۱۱۰۲

وصیت ۱۳۷۹۲ منکہ سید عطاء اللہ شاہ ولد سید برکت علی شاہ صاحب قوم سید قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ ربوہ دارالرحمت۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۴ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ صرف ملازمت پر ہے۔ ماہوار آمد مبلغ ۶۰/ روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: سید عطاء اللہ شاہ موصی بقلم خود ربوہ گواہ شد: نور الدین کلرک دفتر سیکرٹری تعمیر ربوہ گواہ شد: محمد احمد کلرک دفتر افسر تعمیر ربوہ

وصیت ۱۳۵۶۸ منکہ محمد بشیر ولد میاں غلام حیدر صاحب قوم چوہان پیشہ دوکانداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سوک کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۵ ۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں۔ دوکانداری کی آمد ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد بشیر موصی بقلم خود گواہ شد: عبد العزیز ٹیلر ماسٹر گجرات حال سوک کلاں۔ گواہ شد: غلام حیدر موصی ۴۶۹۶

مصر کے سابق وزیر اعظم کو رہا کر دیا گیا

قاہرہ ۱۲ فروری: مصر کے سابق وزیر ابراہیم عبد الہادی کو آج رہا کر دیا گیا ہے انہیں خرابی صحت کے باعث معافی دیدی گئی ہے۔ ابراہیم عبد الہادی کو غداری کے الزام میں انقلابی فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا جسے بعد میں انقلابی کونسل نے عمر قید با مشقت میں تبدیل کر دیا تھا

شام میں پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کا خیر مقدم

دمشق ۲۱ فروری: شام کے اخبارات نے ترکی اور پاکستان کے درمیان باہمی اشتراک کے معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ دمشق کے دو اخبارات "الوبا" اور "الیتا" نے لکھا ہے کہ پاکستان نے اپنے مفادات کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو مستحکم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ عرب ملکوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر اس معاہدہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ترکی و پاکستان کا معاہدہ عالمی امن کا ضامن ہے

وزیر اعظم کینیڈا درہ خیبر سے لاہور آ گئے

لاہور ۲۱ فروری۔ کینیڈا کے وزیر اعظم لوئی سان لوران پشاور سے لاہور پہنچے۔ پشاور سے وہ آج درہ خیبر گئے تھے۔ اور سرحد افغانستان کو دیکھا شنواری اور آفریدی قبائل نے انہیں بھیڑیں اور پستول تحفہ میں دیا۔ وزیر اعظم بہت متاثر ہوئے۔ وہ تورخم پہنچے۔ تو قبائلی ملک نے خیر مقدم کو آئے۔ درہ خیبر پر خیبر رائفلز نے سلامی دی۔

وزیر اعظم کینیڈا نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر سرزمین افغانستان کو دیکھا۔ پشاور میں انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ترکی اور پاکستان کا معاہدہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو مستحکم کرتا ہے۔ یہ بہت اچھا معاہدہ ہے۔ اور تمام دنیا کے لئے امن کا ضامن ہے۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ چاہے مشرق وسطی یا مغرب وسطی یہ معاہدہ اچھا اثر ڈالے گا۔

بغداد میں فلسطینی عربوں کی امداد کیلئے پاکستانی عطیہ

ڈھاکہ ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں بغداد میں شاہ عراق کی سرپرستی میں یہاں فلسطینی دیہاتیوں کی امداد کے سلسلے میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں شاہ عراق اور ولی عہد کے علاوہ ایک پاکستانی نے بھی پانچ ہزار روپے کا چندہ دیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ فلسطینی دیہاتیوں پر اسرائیلی فوجوں نے حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچایا تھا۔

عربی سلاطین مصر کا دورہ کریں گے

قاہرہ ۲۱ فروری۔ یہاں مصر کے صدر جنرل نجیب کی دعوت پر آئندہ ماہ اردن کے شاہ حسین اور سعودی عرب کے سلطان سرکاری دورہ پر تشریف لائینگے اردن کے شاہ حسین کا دورہ ۸ مارچ سے شروع ہوگا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ سعودی عرب کے سلطان ۲۰ مارچ کو یہاں آئیں گے۔ اور ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

کینیڈا کے وزیر اعظم لاہور سے نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر لوئی سان لوران آج لاہور سے دہلی پہنچ گئے۔ وہ بھارت میں پانچ دن قیام کریں گے۔ مسٹر لوئی سان لوران کل درہ خیبر اور پشاور کا دورہ کرنے کے بعد لاہور پہنچے تھے۔

انڈونیشیا کا آتش فشاں پہاڑ آگ اگل رہا ہے

جکارتا ۲۱ فروری۔ وسطی جاوا کا آتش فشاں پہاڑ میراپی ابھی تک لاوا اگل رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق گیس کا دباؤ گذشتہ چند روز میں بہت بڑھ گیا ہے۔ اور گھنے اور سفید بادل نکل رہے ہیں دو سال قبل اس پہاڑ کی بلندی ۷۰۰۰ فٹ تھی اب ۹۰۰۶ فٹ ہے۔ محکمہ آتش فشاں کے رئیس ڈاکٹر ڈی نیف کا کہنا ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر آتش فشانی ہوگی۔ تباہی کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے ۱۹۳۰ کی بڑی آتش فشانی میں ۳۰۰۰ نفوس اور ہزاروں مویشی ہلاک ہو گئے تھے۔

مراکش کے پاشا کو قتل کرنے کیلئے ایک اور بم پکڑا گیا

مراکش ۱۹ فروری۔ مسجد قطبیہ میں نماز کے وقت کل دو بم پھٹنے سے ۲۸ افراد زخمی ہو گئے۔ ان میں سے چار کی حالت نازک ہے۔ موذن بھی زخمیوں میں شامل ہے۔ نماز میں مراکش کے پاشا سمیع الگلاوی بھی شریک تھے۔ یہ انہیں قتل کرنے کی سازش تھی۔ کیونکہ وہ فرانس کے حامی ہیں۔ پولیس نے مسجد سے ایک اور بم برآمد کیا ہے۔ جو پھٹ نہیں سکا تھا۔

بیگم نحاس سابق وزیر اعظم مصر پر خاوند کے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا الزام

قاہرہ ۱۹ فروری۔ مصر کی انقلابی کونسل نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے سابق وزیر اعظم کی اہلیہ محترمہ زینب نحاس پر رشوت کے الزام میں مقدمہ کی سماعت سوا سے شروع ہوگی۔ مادام زینب نحاس نے اپنے خاوند کے زمانہ وزارت جنگ میں بہت سا سرمایہ فراہم کیا تھا۔ بیگم نحاس پر اپنے خاوند کے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا الزام بھی ہے۔ نحاس آجکل اپنے گھر میں نظر بند ہیں لیکن ان پر بھی اس مقدمہ کے ساتھ ساتھ مقدمہ چلایا جائیگا۔

ماؤزے تنگ شدید عارضۂ قلب میں مبتلا ہو گئے

ہانگ کانگ ۲۱ فروری۔ گذشتہ جمعرات کو کمونسٹ سنٹرل کمیٹی کے جلسے میں چین کی جمہوریہ کے صدر ماؤزے تنگ شریک نہیں ہوئے۔ چار سال کے عرصے میں ان کی پہلی غیر حاضری تھی۔ جس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ انہیں خون کا دباؤ بڑھنے اور قلب کی بیماری ہو گئی ہے جو بہت شدید نوعیت کا ہے۔

پاکستان کے تجارتی وفد کے لیڈر کراچی واپس آ گئے

کراچی ۲۱ فروری۔ جرمنی سے تجارتی سمجھوتہ کرنے کے لئے جو وفد پاکستان سے گیا تھا۔ اس کے لیڈر مسٹر عثمان علی آج کراچی واپس پہونچ گئے۔ اسی ہفتے اس معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ پاکستان معاہدے کے تحت روئی و دیگر خام اشیاء جرمنی کو برآمد کرے گا۔ اور اس کے بدلے صنعتی مشینری لے گا۔

جماعت اسلامی نے کسی مرحلے پر بھی ڈائرکٹ ایکشن سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا

مجلس عمل کے بعض کارکنوں نے ایسی تقریریں ضرور کی تھیں جن پر حکومت کارروائی کر سکتی تھی

تحقیقاتی عدالت میں مجلس عمل کے وکیل مرتضیٰ احمد خان میکش کے دلائل

لاہور ۱۸ فروری۔ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے آج آٹھ فریقوں کو فسادات کا ذمہ دار قرار دیا۔ جن کا منتہی ناچو میں مارشل لاء کا نفاذ تھا۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں اپنے دلائل کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے مولانا میکش نے مجلس عمل کا مقدمہ پیش کرتے ہوئے احمدیوں، حکومت پاکستان حکومت پنجاب، چوہدری ظفر اللہ خاں، خواجہ ناظم الدین میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ، مرزا بشیر الدین محمود احمد اور سماج دشمن عناصر کو فسادات کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

انہوں نے کہا۔ کہ مجلس عمل کی نو پارٹیوں میں سے جماعت اسلامی اور مجلس احرار کے سوا تمام پارٹیاں قیام پاکستان کے تصور کے خلاف نہیں تھیں۔

مرکزی حکومت کے ۲۷ فروری کے اعلانیے کا ذکر کرتے ہوئے مولانا میکش نے کہا کہ ان سات پارٹیوں میں سے بعض نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں سرگرمی سے مدد کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ احرار نے صاف گوئی کے ساتھ اپنی سیاسی شکست کو محسوس کر لیا تھا۔ اور نیک نیتی کے ساتھ سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ اور یہ پوزیشن تسلیم کر لی تھی کہ مسلم لیگ جس نے پاکستان کے لئے جنگ کی تھی۔ عوام کی رہنما ہے۔

میکش صاحب نے کہا کہ راست اقدام کا فیصلہ اتفاق رائے سے کیا گیا تھا۔ اور جماعت اسلامی اور مولانا مودودی نے واضح طور پر اس سے بے تعلقی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اپنے دعوے کی تائید میں انہوں نے مولانا مودودی کے ایک پیغام کا ذکر کیا۔ جو ان کے بیان کے مطابق ۵ جنوری ۱۹۵۳ء کو ایک جلسہ عام میں پڑھا گیا تھا۔

انہوں نے خواجہ ناظم الدین کی پارلیمنٹ کی تقریر کو بھی بنیاد بنایا اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جماعت اسلامی نے کسی مرحلے پر راست اقدام کی قرارداد سے بے تعلقی نہیں ظاہر کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کو ان اقدامات کا بخوبی علم تھا۔ جو مطالبات منظور کرانے کے لئے کئے جانے والے تھے۔

مولانا میکش نے کہا کہ مجلس عمل کے خلاف عام شکایت یہ ہے کہ اس نے راست اقدام کے متعلق اپنے فیصلے کو بحران کی آمد کی رفتار تیز تر کر دی تھی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ مجلس عمل نے راست اقدام کے حق میں ضرور فیصلہ کیا تھا لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی تمام رہنما جیل بھیج دیئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ صرف یہی حقیقت مجلس عمل کو فسادات کی ہر ذمہ داری سے مبرا کر دیتی ہے

راست اقدام کی تشریح کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ اس کا مطلب اعلان جنگ نہیں تھا۔ لیکن یہ فیصلہ آخری حربے کے طور پر کیا گیا تھا۔ جب مجلس عمل کے رہنماؤں کا کہنا سننا بے اثر ہو چکا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کے ذہن میں راست اقدام کا یہ مفہوم تھا کہ پانچ رضا کار پر امن طور پر کیتے رے کر وزیر اعظم کے قیام گاہ پر جائیں عوام سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ رضا کاروں کے ساتھ نہ جائیں۔ جنہیں وزیر اعظم کی قیام گاہ پر ایسی سڑک سے جانا تھا۔ جن پر آمد و رفت کم ہوتی ہے۔

میکش نے کہا کہ راست اقدام کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ عوام کو یہ بتلا دیا جائے کہ مجلس عمل حکومت سے کوئی فیصلہ کرانے میں ناکام رہی ہے اور اب یہ ان کا کام ہے کہ وہ اپنے مطالبات کے لئے براہ راست خود حکومت کے پاس جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل نے اس کے لئے ایک پرامن راستے کی جانب اشارہ کیا تھا انہوں نے پرزور الفاظ میں کہا کہ پوری تحریک کے دوران میں مجلس عمل کے مسلسل مشورے کا نتیجہ تھا کہ نسبت روڈ اور ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج کے اشتعال انگیز واقعات کے باوجود عوام پرسکون اور پرامن رہے

مولانا نے کہا کہ مجلس عمل اس حقیقت سے منکر نہیں ہے کہ اسکے بعض کارکنوں نے ایسی تقریریں ضرور کی تھیں۔ جن پر کارروائی کی جا سکتی تھیں۔ لیکن حکومت اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی کرتی تو مجلس عمل اس پر ناپسندیدگی کا اظہار نہ کرتی۔

اس مرحلے پر مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خاں نے عدالت کی اجازت سے کہا کہ سی۔ آئی۔ ڈی کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض تقریریں ایسی کی گئی تھیں۔ جن پر کارروائی کی جا سکتی تھی۔ لیکن ہوم سیکرٹری نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ ان مقررین پر مقدمے چلانے کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں تھی۔

راست اقدام کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں راست اقدام کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ مجلس عمل اگر یہ نہ محسوس کرتی کہ ایک قومی حکومت برسر اقتدار ہے تو مجلس عمل اس سے کہیں زیادہ سخت کارروائی کرتی۔

انہوں نے کہا کہ تقسیم سے قبل احمدیوں کے خلاف شکائتیں منظر عام پر نہیں آئیں۔ کیونکہ مسلمان قیام پاکستان

ترکی اور پاکستان کے معاہدے میں دوسرے ملکوں کو شرکت کی دعوت

یہ معاہدہ کسی کے خلاف نہیں۔ وزیراعظم پاکستان اور وزیر خارجہ ترکی کے اعلانات

انقرہ ۱۲ر فروری۔ انقرہ ریڈیو نے کل وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا ایک بیان نشر کیا جو انہوں نے انقرہ ریڈیو کے نمائندہ کو ایک خاص ملاقات میں دیا تھا۔ اس بیان میں مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان باہمی تعاون کا جو معاہدہ ہوا وہ کسی ملک کے خلاف نہیں۔ ایسا معاہدہ ہم نے کسی ملک کے خلاف جلا دینے کے ارادے سے نہیں کیا۔

ایجنسی فرانس نے اطلاع دی ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ فواد کپرولو نے ترکی کی خبر رساں ایجنسی "اناطولیہ" کو بتایا کہ ترکی اور پاکستان کا معاہدہ کسی ملک کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ فوجی نوعیت کا نہیں بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ دونوں ملک امن و سلامتی برقرار رکھنے کے لئے اشتراک عمل سے کام لیں گے۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ جو دوسرے ملک اس دوستانہ معاہدہ میں شامل ہونا چاہیں گے۔ انہیں بھی اس معاہدہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ مسٹر فواد کپرولو نے کہا کہ ترکی نے جو دوسرے بین الاقوامی معاہدہ کر رکھے ہیں اس معاہدہ کا ان پر اثر نہیں پڑے گا۔ اس کے علاوہ جن تنازعات میں ترکی غیر جانبدار ہو ان پر بھی یہ معاہدہ اثر انداز نہیں ہوگا۔

کمیونسٹ پارٹی سے تین سو ممبر نکال دیئے گئے

لندن ۱۲ر فروری۔ ماسکو ریڈیو نے انکشاف کیا ہے کہ روس کے سابق وزیر داخلہ لیورنتی بیریا کے وطن جورجیا کی کمیونسٹ پارٹی کے تین سو کارکنوں کو کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔

نہرو دفاعی معاہدہ پر پارلیمان میں تقریر کرینگے
پاک ترکی معاہدہ کی نقل بھارتی حکومت کو ملگئی

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال کل دوشنبہ کو بھارت پارلیمان میں پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کا ذکر کریں گے۔ یہاں کے سیاسی حلقے پاکستان اور امریکہ کے معاہدہ کا اس پاکستان و ترکی کے معاہدہ کو پیش خیمہ خیال رہے ہیں۔ اخبار سنڈے اسٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ واشنگٹن میں کراچی اور انقرہ کے معاہدہ کا جو خیر مقدم کیا گیا ہے اس کی خاص اہمیت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انقرہ اور کراچی کے معاہدہ کی گفتگو سے لندن کو بار بار باخبر رکھا گیا۔ ترکی کے سفارتخانہ دہلی نے انقرہ اور کراچی سے ترکی و پاکستان کے معاہدہ سے متعلق جو مشترکہ اعلان کیا گیا ہے۔ اس کی ایک کاپی بھارت کی وزارت خارجہ کو دیدی ہے۔

شاہ حسین نے مصر کا دورہ ملتوی کر دیا

عمان ۲۱ر فروری۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شرق اردن کے شاہ حسین نے مصر کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ ان کی صحت خراب ہے۔ اور وہ اپریل تک یہ دورہ نہیں کر سکیں گے۔ شاہ حسین مارچ میں مصر کا سرکاری دورہ کرنے والے تھے۔ صحت بحال ہونے پر دورہ شروع کر دیا جاوے گا۔

بقیہ صفحہ ۱

مجلس عمل کے وکیل کی بحث

کی جدوجہد میں بہت زیادہ مصروف تھے۔ اور اسے ایک طے شدہ بات سمجھا جاتا تھا کہ قیام پاکستان کے بعد اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومت مناسب کاروائی کرے گی۔

مولانا میکش نے کہا کہ ہر شخص خوشی کے ساتھ مخصوص تصورات اور عقائد رکھ سکتا ہے۔ لیکن ان عقائد کی اگر قابل اعتراض اور اشتعال کے طور پر تبلیغ کی جائے۔ تو وہ فساد کا موجب بن سکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدی پاکستان کے غیر منظم حالات سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے تبلیغی کام میں اضافہ کر دیا اور وہ بھی اس شکل میں کہ اس سے عام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگی۔

مولانا میکش نے احمدیوں پر نہ صرف اپنی مذہبی تبلیغ سے عام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے کا الزام لگایا۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپنے سیاسی عزائم کے ذریعہ وہ عنان حکومت پر بھی قبضہ کر لینا چاہتے تھے

انہوں نے کہا کہ احمدی انگریزوں کی تخلیق تھے۔ یہ ہندوستان پر اپنی حکمرانی کی ——— نے کے لئے انہیں استعمال کرنا چاہتے تھے انہوں نے کہا انگریزوں نے محسوس کر لیا تھا کہ مسلمان جب تک جہاد کے تصور سے دستبردار نہیں ہوتے انگریزوں کے لئے ہندوستان پر اپنی حکومت رکھنا ناممکن ہوگا۔

مولانا میکش نے کہا کہ احمدی سرکاری ملازمتوں پر پہنچ گئے اور اپنی جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے کسی طرح سے کلیدی اسامیاں حاصل کر لیں اور اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے جارحانہ تبلیغی جلسے اور کانفرنسیں شروع کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ جب پنجاب کے عوام میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ تو مسجدوں کے جلسوں کی ممانعت کے سلسلے میں پنجاب کے فیصلے نے حالات کو اور خراب کر دیا۔

پاکستان و ترکی میں عنقریب فوجی معاہدہ بھی ہونے والا ہے

لندن ۲۱ر فروری۔ یہاں پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کا زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ترکی و پاکستان کا موجودہ معاہدہ اس فوجی معاہدہ کا دیباچہ ہے جو عنقریب پاکستان اور ترکی کے درمیان ہونے والا ہے اس کے بعد ایک علاقائی دفاعی معاہدہ ہوگا اور اسکے بعد ہی امریکہ سے پاکستان کو فوجی امداد ملنی شروع ہو جائے گی۔ یہاں اس دفاعی معاہدہ میں عراق و ایران کی شرکت کے امکانات بہت زیادہ نظر نہیں آتے۔

ہوڑہ ریلوے اسٹیشن پر فائرنگ۔ تین ہلاک لاتعداد زخمی

پولیس پر سٹین گن سے گولیاں برسائی گئیں۔ تین زخمیوں کی حالت نازک ہو گئی!

کلکتہ ۲۱ر فروری۔ آج ہوڑہ ریلوے اسٹیشن پر ناجائز درآمد برآمد کرنے والے ایک گروہ کے دو مسلح افراد نے پولیس پر اسٹین گنوں سے اچانک فائرنگ شروع کر دی۔ اس فائرنگ سے تین آدمی ہلاک اور لاتعداد زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو بوڑھی عورتیں بھی شامل ہیں۔ جو ریلوے اسٹیشن پر بیٹھی ہوئی تھیں جب یہ مسلح سمگلر اسٹیشن پر اترے تو پولیس نے انہیں گرفتار کرنے کے لئے موجود تھی انہیں گھیر لیا۔ اس گرفتاری سے بچنے کے لئے ایک شخص نے اسٹین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ ایک اور نے ریوالور سے کئی گولیاں چلائیں۔ اس گروہ کے دو مسلح آدمی اس اثنا میں فرار ہو گئے گولی لگنے سے چھ آدمی شدید زخمی ہو گئے۔ جن میں تین کی حالت نازک ہے۔ پولیس نے بہر حال اس گروہ کو گرفتار کر لیا۔

بقیہ صفحہ اول

بفضلہ برابر ترقی کر رہا ہے بتایا کہ یہ مخالف حالات اسی لئے تھے کہ تا دنیا پر ظاہر ہو کہ پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق یہ آپ ہی کا وجود ہے کہ جسے "فتح و ظفر کی کلید" قرار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں مکرم مولوی اللہ داد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیاسی خدمات اور تبلیغ اسلام کے وسیع نظام پر بھی روشنی ڈالی

مکرم جناب مولوی عبد المجید صاحب نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے خوشکن اثرات بیان کرنے کے علاوہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور قرآنی علوم و معارف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو دنیا پر آشکار کرنے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے عظیم کارناموں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ان کارناموں کا سرانجام پانا کہ جن کی انجام دہی سے تمام اسلامی دنیا عاجز ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اولوالعزمی کا ایک ایسا واضح اور بین ثبوت ہے کہ جس کے اپنے اور پرائے سب ہی معترف ہیں۔

صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب، میاں غلام محمد صاحب اختر اور صاحب صدر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس پیشگوئی کی عظمت کے پیش نظر احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس پر زور دیا کہ آج قرب الٰہی کے دروازے کھلے ہیں۔ اگر ہم نے سستی سے کام لے کر اپنے آپ کو ان میں داخل ہونے کا اہل نہ بنایا۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محمد لطیف صاحب چغتائی نے کی۔ دوران جلسہ میں میر مبارک احمد صاحب اور نسیم احمد صاحب نے درثمین سے نہایت پُر سوز نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد اسماعیل خان صاحب نے کرائی۔

(بقیہ لیڈر صہ ۲)

تھی ہاتھوں میں تھی؟ اگر وہ بھی اسلام کے نام پر اپنے ہی گھروں میں اقتدار کی جنگ زرگری لڑنا شروع کر دیتے تو آج دنیا میں اسلام کا نام لیوا نہ ہند میں نہ سندھ میں نہ انڈونیشیا میں اور نہ بنگال میں کہیں نظر آتا۔

نہیں

وہ قرآن ہاتھوں میں لے کر نکلے اور جہاں تک ان کی پہنچ تھی وہاں تک پہنچے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرتے رہے۔ انہی بزرگوں کے پیش رو حضرت وہاب ابن کبشہ تھے جنہوں نے چین جیسے دور دراز ملک میں جا کر اسلام کا ایسا بیج بویا کہ وہ پھوٹا بڑھا پھیلا اور پھول پھل لایا۔

خدا کے رحم اور فضل کے ساتھ آج جماعت احمدیہ حضرت وہاب ابن کبشہ کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور جہاں جہاں ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی بساط کے مطابق اسلام کا بیج بو رہی ہے۔ جو انشاء اللہ پھوٹیگا بڑھے گا پھیلے گا اور پھول پھل لائے گا۔ انشاء اللہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

روس نے چین کو ایٹم بم دیدیئے

لندن ۲۱ر فروری۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے اخبار "ڈیلی ہیرالڈ" نے انکشاف کیا ہے کہ برلن کانفرنس میں روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوتوف نے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو ایک خفیہ بات چیت کے دوران بتایا کہ روس نے چین کو ایٹم بم دیدیئے ہیں۔ اس لحاظ سے صدر آئزن ہاور نے بھی قوت کو بحال رکھنے کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ اس میں کمیونسٹ چین کو شامل ہونے کا بھی پورا حق پہنچتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۲۱